



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شعبان کی پندرہویں رات منانا ۵ شعبان کو روزہ رکھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت کے بارے میں بہت حدیثیں آئی ہیں۔ لیکن وہ سب کمزور ہیں۔ اسی طرح پندرہویں شعبان کو روزہ رکھنے کی فضیلت جن احادیث میں آئی وہ بھی کمزور بلکہ موضوع ہیں۔ بعض علماء نے اس رات میں تنہا عبادت کرنے نفل پڑھنے اور تلاوت کرنے کو جائز بتایا ہے، لیکن اجتماعی صورت میں عبادت کرنی بدعت بتایا ہے، بعض مقامات پر پندرہویں شب میں نماز باجماعت یہ صلوٰۃ البرأت کے نام سے پڑھی جاتی ہے، اس کا وجود خیر القرون میں نہیں پایا جاتا۔ صاحب مجالس الابرار نے اس سلسلہ میں تفصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ صلوٰۃ البرأت کی ابتداء چوتھی صدی ہجری کے بعد یست المقدس میں اس طرح ہوئی کہ ایک تالیسی آدمی یست المقدس میں آیا، اور شب برات میں نفل نماز پڑھنے لکھا ہوا تو ایک شخص اس کی اقتداء میں کھڑا ہو گیا۔ پھر دوسرا۔ پھر تیسرا۔ اور چوتھا۔ اس طرح نماز پوری کرنے سے پہلے ایک بڑی جماعت اس کی مقتدی بن گئی۔ پھر وہ شخص لگے سال آیا تو بہت سے لوگوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس طرح یہ رسم دوسری مسجدوں اور شہروں میں پھیل گئی، اور لوگوں نے اس کو سنت سمجھ کر ادا کرنا شروع کر دیا (حالانکہ بدعت ہے) علماء متاخرین نے اس کی مذمت بیان کی ہے، اور اس میں بڑی خرابیاں بتائی ہیں۔ (ترجمہ مجالس الابرار صفحہ ۵۷۱) بعض مقامات پر اس رات میں سور کھتیں باجماعت پڑھی جاتی ہیں، اس کو صلوٰۃ الرغائب کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے، یہ بھی بدعت ہے اس سلسلہ میں نہ صحیح حدیث ہے، اور نہ کوئی اثر۔ (عبد السلام بستوی دہلی) (اخبار ترجمان دہلی جلد ۱۰ شمارہ ۵)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 474

محدث فتویٰ